بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنات کے متعلق اسلامی نظریہ

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

مسلمان لوگ جنوں کی بات کرتے ہیں، تو یہ جن کیا ہیں؟

جواب

جن، نظر نہ آنے والی ایک مستقل اور حقیقی مخلوق ہے جو انسانوں اور فرشتوں کے علاوہ اپنا الگ وُجود رکھتی ہے۔ یہ انسانوں کی طرح ذی عقل اور ارواح واجسام والے ہوتے ہیں؛ ان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے؛ انسانوں کی طرح ان کو بھی پیدا کرنے کا مقصد اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت ہے؛ یہ انسانوں کی طرح مکلف ہوتے ہیں؛ ان میں مسلمان اور کافر ہر طرح کے افراد ہوتے ہیں۔ جن کو "جن" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ عام انسانی نگاہوں سے اوجھل یعنی پوشیدہ ہوتے ہیں۔

جنات کا حقیقی وجود قرآن وحدیث کی قطعی نصوص سے ثابت ہے، یہی وجہ ہے کہ جنات کے وجود کا انکار کرنا کفر ہے کیونکہ قرآن مجید نے ان کا وجود ثابت کیا ہے اور مسلمانوں کا بچہ بچہ اس بات کو جانتا ہے۔ یاد رہے کہ کسی چیز کے وجود کو ماننے کیلیے اس کا نظر آنا ضروری نہیں۔ جس طرح ہم ہوا، خوشبو، جراثیم اور جسم کے اندرونی نظام کو براہِ راست آنکھ سے نہیں دیکھتے مگر اُن کے وجود کا انکار نہیں کرتے بلکہ ان کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں، ایسے ہی جنات کے نظر نہ آنے کے باوجود ہم ان کا وجود مانتے ہیں۔

بعض لوگ دوسرے انداز میں جنات کے وجود کا انکار کرتے ہیں جیسے ان کے حقیقی وجود کو ماننے کی بجائے کہتے ہیں کہ جنّات تو صرف برائی کی طاقت کو کہتے ہیں۔ تو یاد رکھئے! شیطان یا شریر جنات کو صرف بدی کی طاقت کہنا، دَرحقیقت ان کے حقیقی وُجود کا اِنکار کرنا ہے جو کہ کُفر ہے۔

جنات کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ الْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور ہم نے اس سے پہلے جن کو بغیر دھویں والی آگ سے پیدا کیا۔ **(پارہ 14، سورۃ الحجر، آیت: 27)**

جنات کی تخلیق اور مقصد تخلیق کے بارے میں سورہ ذاریات میں ہے: ﴿وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ﴾ ترجمہ کنز العرفان: "اور میں نے جن اور آدمی اسی لیے بنائے کہ میری عبادت کریں۔" **(پارہ 27، سورۃ الذّٰریات، آیت: 56)**

احادیث مبارکہ میں بھی جنوں کا تذکرہ موجود ہے، چنانچہ صحیح مسلم میں ہے: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عفریتا من الجن جعل یفتک علی البارحۃ لیقطع علی الصلوۃ وان اللہ امکننی منہ فدعتہ فلقد هممت ان اربطہ الی جنب ساریہ من سواری المسجد حتی تصبحوا تنظرون الیہ اجمعون او کلکم ثم ذکرت قول اخی سلیمان علیہ السلام رب اغفرلی وھب لی ملکا لا

ینبغی لاحد من بعدی فردہ اللہ خاسئا“

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ شب ایک زبردست جن میری طرف بڑھا تاکہ میری نماز توڑدے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے میرے قابو میں کردیا اور میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا پھر میں نے ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دوں حتی کہ صبح ہوتے ہی تم سب اسے دیکھ لو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد آئی کہ اے اللہ مجھے معاف فرمادے اور مجھے ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے، پھر اللہ تعالیٰ نے اس جن کو ناکام و نامراد لوٹا دیا۔ **(صحیح المسلم، جلد 1، ص 384، حدیث: 39-(541) مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)**

جن کو جن کہنے کی وجہ سے متعلق عمدۃ القاری میں ہے: ”في وجه تسمية الجن بهذا الاسم: قال ابن دريد: الجن خلاف الإنس، يقال: جنه الليل وأجنه وجن عليه وغطاه في معنى واحد: إذا ستره، وكل شيء استتر عنك فقد جن عنك، وبه سميت الجن“

ترجمہ: جنات کو اس نام سے پکارنے کی وجہ کے بارے میں ابنِ دُرَید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جن، انسان کے مقابل ہے۔ عربی میں کہا جاتا ہے: جَنَّہُ اللَّیۡلُ (رات نے اسے ڈھانپ لیا)، أَجَنَّہُ (اس نے اسے چھپالیا)، جَنَّ عَلَیۡہِ (وہ چیز اس پر چھاگئی)، یہ سب ایک ہی معنی میں آتے ہیں، یعنی کسی چیز کا ڈھانپ لینا اور چھپا دینا۔ جب کوئی چیز تم سے پوشیدہ ہوجائے تو کہا جاتا ہے کہ وہ تم سے جن ہوگئی۔ اسی وجہ سے جنات کو جن کہا جاتا ہے۔ **(عمدۃ القاری، جلد 10، صفحہ 644، مطبوعہ دار الحدیث)**

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”یہ (جن) آگ سے پیدا کیے گئے ہیں۔ اِن میں بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، اِن کی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں، اِن کے شریروں کو شیطان کہتے ہیں، یہ سب انسان کی طرح ذی عقل اور ارواح واجسام والے ہیں، اِن میں توالد وتناسل ہوتا ہے، کھاتے، پیتے، جیتے، مرتے ہیں۔۔۔ اِن میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی، مگر اِن کے کفار انسان کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں، اور اِن میں کے مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق بھی، سُنّی بھی ہیں، بدمذہب بھی اور اِن میں فاسقوں کی تعداد بہ نسبت انسان کے زائد ہے۔۔۔ ان (جنات) کے وجود کا انکار یا بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے۔“ **(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 97،96، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)**

کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب میں ہے: ”جنات کے وجود کا انکار کفر ہے، ان کا وجود قرآن وحدیث سے ثابت ہے، قرآن مجید کی کم وبیش 25 سورتوں میں جنات کا تذکرہ ہے حتی کہ پارہ 29 کی ایک پوری سورت کا نام ہی سورۃ الجن ہے۔“ **(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص 313، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)**

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 28 جمادی الاخر 1447ھ/20 دسمبر 2025ء